تورات کا تاریخی پس منظر۔تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

مسفرہ محفوظ*

عظمیٰ صفات**

The word which is most commonly used to refer to the content of Jewish religious tradition is "Torah". The basic meanings to "Torah" is instruction, teaching and it is usually used in the specific sence of authoritative or divine teaching. Present study sheds lights upon the preservation and the compliation of "Torah' during critical phases and periods. Along this, the research also highlights the external attacks and several times destructions of Israel by their enemies. Particularly the crucial attack of Banukadnazar, who behaved mercilessly to end Judaism and Torah as well, eventually he exciled the Jews in Baul (Iraq) as prisioners, which was the kingdom of Banukadnazar. In sum, the article has a detailed discussion about the authentication of present Torah in the light of sound historical perspective.

یہود و نصاریٰ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تورات کے مصنف خود موسیٰ علیہ السلام ہیں اور انھوں نے اس کو علمائے یہود کے سپرد کر کے اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور اس کو صندوق شہادت میں رکھوا دیا۔اور جب موسیٰ علیہ السلام اس شریعت کی ساری باتوں کو کتاب میں لکھنے سے فارغ ہوا تو اس نے لادیوں کو جو خداوند کے عہد کے صندوق اٹھانے والے تھے حکم دیا اور ان سے کہا کہ اس شریعت کی کتاب کو لو اور خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق میں

* اسسٹنٹ پروفیسر، ہیومینیٹز ڈیپارٹمنٹ، کامسیٹس یونیورسٹی، لاہور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک طرف اسے رکھو۔[۱]

پہلے طبقے کے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر کچھ حد تک عمل کرتے رہے۔ پھر بنی اسرائیل کی حالت میں تغیر و تبدل پیدا ہوا کبھی مرتد ہو جاتے کبھی ایمان لے آتے۔ اسی طرح بنی اسرائیل پر مصائب و آلام نازل ہونے لگے آسمانی بلاؤں کے نزول سے متعدد مرتبہ تورات گم ہوتی رہی اور مدت دراز سے لوگوں کی نظروں سے مخفی رہی۔

ابتداء میں تورات کا نسخہ عہد کے صندوق میں تھا۔ داؤد علیہ السلام کے دورِ حکومت میں اور اس سے قبل جو انقلاب آئے اس دوران وہ نسخہ جو صندوق میں تھا۔ ضائع ہو چکا تھا۔ یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کی جا سکتی کہ یہ نسخہ کب ضائع ہوا مگر جب سلیمان علیہ السلام نے صندوق کھولا تو اس میں سوائے دو تختیوں کے جن پر احکامِ عشرہ لکھے تھے اور کوئی چیز نہ نکلی۔

اور صندوق میں کچھ نہ تھا سوائے پتھر کی دو تختیوں کے جنھیں موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں اس کے اندر رکھا۔ جب خداوند نے بنی اسرائیل کے ساتھ عہد کیا جس وقت کے وہ ملک مصر سے نکلے۔[۲]

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے فوراً بعد ملک میں سیاسی بحران اور کش مکش کا دور شروع ہو گیا۔[۳]

دو اسباط یہود اور بنیامین نے رجعام بن سلیمانؑ کی اطاعت کی دس اسباط بغاوت کر کے علیحدہ ہو گئے اور شمال کی جانب سماریہ کو اپنا دار الحکومت قرار دیا اور خداوند یہوددہ کی عبادت کے ساتھ سونے کے بچھڑوں کی بھی پرستش کرنے لگے۔[۴]

رجعام نے اور تمام اسرائیل نے اپنے رب کی شریعت کو ترک کر دیا۔ اور دینِ موسوی سے انحراف کیا۔[۵]

بنی اسرائیل کے اسباط میں تفرقہ پڑ گیا، اور ان کی دو جداگانہ سلطنتیں، یہودہ اور سامریہ جو ایک دوسرے کی رقیب تھیں، قائم ہوگئیں۔[۶] دس اسباط بغاوت کر کے علیحدہ ہو گئے اور شمال کی جانب سے سماریہ کو اپنا دارالحکومت قرار دیا۔ ۷۲۲ ق۔م میں اسوریوں نے شمالی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سلطنت اسرائیل سامریہ(Isamaria) پر حملہ کر کے اسے تاخت و تاراج کیا اور اسرائیلی قبائل کو قید کر کے لے گئے۔ ے

شاہِ مصر نے شہر اور ہیکل کو لوٹ لیا اور اس میں جو کچھ تھا لے لیا اور مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم مصر واپس آ گیا۔ ۸ دوسری سلطنت کو بھی ۵۸۶ ق۔م میں بخت نصر تاجدار بابل نے برباد کر دیا اور بیت المقدس کو جہاں حضرت سلیمان نے الواح توریت اور تبرکات کو محفوظ کیا تھا، جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ۹ بخت نصر نے بنی اسرائیل سے بیت المقدس میں معرکہ آرائی کی محاصرہ و قتل کے بعد بنی اسرائیل کے بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور ان کی مسجدوں کو ویران کر دیا۔ ۱۰

حضرت حزقی ایل نے بنوکدنظر (بخت نصر) کے بڑے حملے اور بیت المقدس کی مکمل تاراجی و بربادی کی بہت کثرت سے پیش گوئیاں فرمائیں جو صحیفہ حزقی ایل میں مذکور ہیں۔

خداوند یوں فرماتا ہے کہ ایک بلا یعنی بلائے عظیم دیکھ وہ آئی ہے، خاتمہ آیا، خاتمہ آیا، وہ تجھ پر آ پہنچا، دیکھ وہ آ پہنچا۔ اے زمین پر بسنے والے تیری شامت آ گئی۔ وقت آ پہنچا ہنگامہ کا دن قریب ہوا...... اور رعیت کے ہاتھ کانپیں گے۔ میں ان کی روش کے مطابق ان سے سلوک کروں گا اور ان کے اعمال کے مطابق ان پر فتویٰ دوں گا تاکہ وہ جانیں کہ خداوند میں ہوں۔ ۱۱

بدقسمتی سے بنی اسرائیل میں باہم اتفاق نہ تھا۔ وہ آپس میں لڑتے خانہ جنگیوں اور بدکاریوں میں مبتلا ہو کر دشمنوں کو تاخت و تاراج کا خود موقع دیتے تھے۔ ۱۲

حضرت حزقی ایل کی اس پیش گوئی میں روش کے مطابق سلوک اور اعمال کے مطابق فتویٰ صاف ظاہر کرتا ہے کہ بخت نصر کا حملہ ان کے اعمال و کردار کی وجہ سے ان پر عذاب بن کر نازل ہوا۔ ابن حزم بنی اسرائیل کی ایمانی حالت کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ارضِ مقدسہ میں داخل ہوئے ان کے سب سے پہلے بادشاہ کی ولایت تک سات بار ارتداد ہوا جس میں انھوں نے ایمان کو ترک کیا اور بت پرستی کا اعلان کر دیا...... اور وہ بھی ایسے چھوٹے سے شہر میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جس کی مقدار تین دن کی مسافت ہو۔ [۱۳]

بالآخر پچاس برس بعد ان پر آزمائش کا دور ختم ہوا اور خورش (سائرس) شاہ ایران نے بابل کو فتح کر کے یہود کو آزاد کر دیا اور تعمیر بیت المقدس کی اجازت دی۔ [۱۴] شہر بیت المقدس اور اس کے ہیکل کو کئی بار لوٹا گیا توریت جس کسی کے پاس رہی اسی ہیکل میں رہی اور لوٹ کے وقت اس میں کوئی چیز نہیں چھوڑی گئی۔ [۹]

When the temple destroyed jews moved to many lands [۱٦]

تاہم بہت سے یہودی واپس جانے کی بجائے دوسرے ملکوں خصوصاً بابل اور مصر میں پھیل گئے۔ اسیری اور جلا وطنی کے زمانے میں کتب مقدسہ ضائع ہوگئیں۔ فلسطین واپس آنے والے یہودیوں کے لیے ان کی واپسی کے تقریباً سو سال بعد (روایت کے مطابق) عبرانی نسخہ معروف یہودی عالم اور ربی عذرا (Ezra) نے مرتب کرایا۔ یا بعض بیانات کے مطابق اس کی تصحیح و تصدیق (Verification) کی اور اسے قوم کے سامنے پیش کیا۔ [۱۷]

یہود کو فلسفہ تاریخ سے دلچسپی نہ تھی واقعات کی یاد داشتیں لکڑی کے تختوں اور خشک کھالوں پر نقش کر کے شاہی کتب خانوں میں رکھی جاتی تھیں جو کہ اسیری اور تباہی میں غارت ہوئیں۔ [۱۸]

تاریخ میں یہ معروف ہے اور یہود و نصاریٰ نے خود اس کا اعتراف کیا ہے کہ جو تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوتی تھی اور جس کی حفاظت کا انھوں نے حکم دیا تھا اس کا صرف ایک نسخہ تھا اور یہود و نصاریٰ کے مؤرخین کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ جب اہلِ بابل نے یہودیوں کو قید کیا اور ان میں لوٹ مار کی اس وقت وہ نسخہ گم ہو گیا اور ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی نسخہ نہ تھا اور جب اہل بابل نے ان کے ہیکل کو جلا دیا تو وہ اس نسخے کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ [۱۹]

اور جہاں تک کتاب استثناء یا تورات مثنیٰ کے ماخذ کا تعلق ہے جس کے بارے میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کتاب سلاطین دوم میں درج ہے۔۶۲۱ برس قبل مسیح بیت المقدس کے پیش رو کا ہنان خلقیاہ نے شاہِ یہود یوشعیا کے عہد میں ایک کتاب پیش کی جو اس نے ہیکل میں مدفون پائی اور یہ مشہور ہو گیا کہ یہ ہی اصل تورات ہے۔ مروجہ عہد عتیق کی کتاب استثناء کا ماخذ وہی ہے۔[۲۰]

اصل تورات موجود نہ رہی اور دوبارہ ملنے والی تورات کی تصدیق نہ ہوسکی کیونکہ نہ ہی کوئی تورات کا حافظ تھا جو مضامین تورات سے آگاہ ہوتا اور اس امر کی تصدیق کرسکتا کہ اصلی تورات ہاتھ آئی ہے یا کوئی اور کتاب غلطی سے تورات سمجھ لی گئی ہے۔قوم گمراہ ہو چکی تھی اور اس وقت طباعت کا بھی کوئی انتظام موجود نہ تھا۔ کتاب استثناء کے یوں ہیکل میں مدفون پائے جانے پر سید ذوقی شاہ نے نہایت عمدہ بحث کی ہے۔

اگر کسی خیر خواہ نے اسے دشمنوں کے ہاتھوں محفوظ ہونے سے چھپا رکھا تھا تو وہ اسے اپنے گھر میں رکھتا نہ کہ ہیکل میں کہیں ادھر اُدھر پھینک دیتا اور وہ اتنی مدت تک سلامت رہتی۔ اگر بت پرست بادشاہوں نے اسے کنیسے سے چھپا رکھا تو اس کا جلا دینا آسان تر تھا۔ بہ نسبت زمین میں دفن کرنے کے اگر زمین میں دفن کیا جیسا اکثر عیسائیوں کا خیال ہے تو بالخصوص اتنی مدت تک دفن کی ہوئی چیز بالخصوص ایک کتاب خاک کیوں نہ ہو گئی۔ اگر ساری نہیں تو چند اوراق بوسیدہ اور ضائع کیوں نہ ہوئے تعجب ہے کہ ایک لفظ کے بھی جاتے رہنے کا اہل کتاب اقرار نہیں کرتے ان امور سے ظاہر ہوا کہ خلقیاہ کی پیدا کردہ کتاب موسیٰؑ کی تورات نہ تھی لہٰذا یہ تورات کی پہلی تباہی کا قصہ ہے۔۔[۲۱]

اور جہاں تک عزرا کی توریت کا تعلق ہے وہ بیت المقدس کے ویران ہونے کے ستر برس سے بھی زائد زمانہ گزرنے کے بعد لکھی۔خود ان کی کتابیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ عزرا نے ان لوگوں کے بیت المقدس کے واپس آنے کے تقریباً چالیس برس بعد ان کے لیے توریت لکھی اور اس کی اصلاح کی یہ واقعہ ان ۷۰ برسوں کے بعد ہوا جن میں یہ لوگ خالی رہے۔ ان میں اس وقت نہ تو کوئی نبی تھا نہ قبہ اور نہ تابوت۔ اسی وقت سے توریت کی اشاعت ہوئی اور یہ نقل کی گئی اور کمزوری کے ساتھ ظاہر ہوئی۔[۲۲]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اگرچہ محققین نے عزرا کی جانب سے تورات یا پرانے عہد نامے کے کسی نسخے کی تیاری یا تصدیق کو "ایک بے بنیاد افسانہ" (Pure Legend) سے تعبیر کیا ہے اور اقرار کیا:

There is no reliable record of the making of the O.T canon."[۲۳]

تاہم یہودیوں کے زمانہ اسیری کے بعد اگر عزرا یا کسی اور نے تورات کا کوئی عبرانی نسخہ تیار کیا بھی تھا تو وہ بھی تاریخی تباہی اور ترجمہ در ترجمہ ہو کر اپنی صلاحیت کھونے سے محفوظ نہ رہ سکا۔[۲۴]

فلسطین میں واپس آنے والے اور دوسرے ملکوں میں بس جانے والے یہودیوں کی نئی نسلیں بڑی حد تک عبرانی سے نا آشنا ہو چکی تھیں اس لیے ایک تو ان کے لیے عبرانی متن کی بجائے مفصل آرامی ترجمہ (تارگوم یا تارجوم) کی ضرورت پیش آتی اور دوسرے یونانی زبان میں کتب مقدسہ کی، کیونکہ نئی نسلیں اب زیادہ تر اس زبان کو استعمال کرتی تھیں۔[۲۵]

حضرت عزیر علیہ السلام نے یہود کی یہ حالت دیکھی تو کلدانی حروف (Chaldean Script) میں اور ایسی عبرانی زبان میں جو کلدانی زبان سے مخلوط تھی ازسرِ نو توراۃ کے صحائف کو مرتب کیا اور اسی کو اصل نسخے کا بدل سمجھا گیا۔[۲۶] کتابِ مقدسہ کے بالکل سوخت ہو جانے اور ناپید ہو جانے اور ان کتب کو ازسرنو لکھنے کا ذکر کتاب عزرا میں اس انداز میں کیا گیا ہے۔

> عزرا نبی نے خدا سے دعا کی تیری ہدایات (کتابیں) جل چکی ہیں۔ اس لیے کوئی بھی ان معاملات کا علم نہیں رکھتا جو گزر چکے ہیں روح القدس کو مجھ میں داخل کرتا کہ میں پھر وہ سب کچھ لکھوں جو تیری شریعت کی کتاب میں لکھا تھا۔[۲۷]

اور نحمیا میں اس انداز میں یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے:

> آخر ۵۳۲ ق۔م میں عزرا اور نحمیا کی کوششوں سے بیت المقدس کی تکمیل ہوئی۔ عزرا نے توریت یعنی سلسلہ اول کی پانچ کتابوں کو ازسرِ نو جمع کر کے واقعات کو مؤرخانہ حیثیت سے قلمبند کیا۔[۲۸]

اور عزرا سے منسوب اس نسخے پر ۱۶۱ ق۔م میں ایک اور تباہی آئی، یہ نسخے (حادثہ انٹیوکس) میں ضائع ہو گئیں اور ان کتابوں کی گواہی نہ تھی جب تک کہ مسیح اور ان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے حواریوں نے شہادت دی۔[۲۹]

یروشلم کی تباہی کے متعلق سلاطین دوم میں درج ہے:

اور خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے تمام گھر جلا دیے گئے۔[۳۰]

اور خدا کے گھر کو جلایا اور یروشلم کی دیوار کو گرا دیا اور اس کے سارے محلوں کو آگ سے جلایا اور اس کی سب قیمتی چیزوں کو تلف کیا اور جو تلوار سے بچ گئے ان کو بابل میں جلاوطن کیا۔[۳۱]

انیٹوکیس(Antiochus)نے یہودیوں کے مذہب اور ان کی جداگانہ قومیت کو مٹانے کی غرض سے یروشلم پر بار بار حملے کیے ہیکل کو بے حرمت کیا مقدس صحیفوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر جلا دیا۔ یہودیوں کو بت پرستی پر مجبور کیا اور بیک دفعہ چالیس ہزار یہودی قتل ہوئے اور اتنے ہی غلام بنائے، ہیکل کا اسباب لوٹا ایک مرتبہ سبت کے موقع پر یہودی عبادت کے لیے ہیکل میں موجود تھے ان کے قتل عام کا حکم دیا۔ سوائے ان کے جو پہاڑوں، غاروں میں بھاگ گئے کوئی بھی زندہ نہ بچا۔[۳۲]

تورات کی تباہی کے متعلقThe New Popular Encyclopaedia کا مقالہ نگار بیان کرتا ہے:

> After the building of the temple they were placed by solomon in it. On the capture of Jerusalem by Nebucadnezzar. The autogrophs probably perished[۳۳]

یعنی بخت نصر کے اسرائیل کی تاراجی کے دوران صحف مقدسہ کے بیشتر نسخے جل گئے تھے۔

سید نواب علی اس سلسلے میں بیان کرتے ہیں:

کچھ شک نہیں کہ قید بابل کے بعد سے شریعت موسوی بالکل مسخ ہوگئی ہو اور دینی یہود وہ دین نہ رہا جس پر انبیائے کرام عمل فرماتے تھے۔[۳۴]

اس نکتہ کی طرف حق تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یوں ارشاد فرمایا:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۳۵

کیا تم کہتے ہو ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کے پوتے یہودی تھے یا عیسائی کہہ دیجیے کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو چھپا دے گواہی کو جو اس کے پاس ہے اللہ سے اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

یہود کی اس تباہی کا ذکر مکابین اول میں اس انداز میں مذکور ہے: ''اور شریعت کے جتنے طومار پائے جاتے تھے وہ پھاڑ کر آگ میں جلا دیے جاتے تھے جس کسی کے پاس اس عہد کا طومار پایا گیا یا جو کوئی شریعت کو عمل میں لاتا وہ شاہی فرمان کے مطابق قتل کر دیا جاتا تھا۔''۳۶

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ لکھتے ہیں: ''عیسائی کتب تواریخ کے مطابق یہ سنگین حادثہ ساڑھے تین سال تک برابر جاری رہا۔ اہل علم اس امر پر متفق ہیں کہ اصل تورات کا نسخہ اور اس طرح عہد عتیق کی کتابوں کے اصل نسخے بخت نصر کے فوجیوں کے ہاتھوں یروشلم اور ہیکل کی تباہی کے وقت سب کے سب ضائع ہو گئے اور جب ان کی صحیح نقلیں عزرا کے ذریعے دوبارہ شائع ہوئیں تو وہ بھی انٹیوکس حادثے میں ضائع ہو گئیں۔''۳۷

پھر عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے تقریباً ۷۰ سال بعد عبرانی و یونانی ہر نوع کی بائبل پر تباہی اور مصیبت روم کے بادشاہ (Titus) کے ہاتھوں آئی جب ہیکل پھر برباد ہوا۔ ہزاروں لاکھوں یہودی قتل ہوئے اور گلیاں اور بازار مقتولین اور تباہ شدہ املاک سے بھر گئے۔ یہود جلا وطن کر دیے گئے اور یروشلم کے گرد غیر یہود کی آبادیاں قائم کر دی گئیں۔۳۸

اس تباہی میں تخمینہ ہے کہ تقریباً (۱۳۵۷۶۶۰) یہودی بلائے عظیم کا شکار ہوئے اور تورات تو ایسی بے نام و نشان ہوگئی کہ اب تک اہل کتاب کو یہ گمان ہے کہ اسے دار السلطنت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

روم میں پہنچایا گیا لیکن یہ گمان ہی گمان ہے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ جب ہیکل کی آتشزدگی کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے اور لاکھوں مقتولوں کا انسانی خون کا سیلاب انسانی ہوش وحواس کو بہائے لیے جاتا تھا اس وقت اتنی فرصت کسے تھی جو اس دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں میں سے اسے نکالتا۔ ۳۹

سید آل حسن موہانی لکھتے ہیں: ''علمائے اسلام نے بخت نصر کے حملے کو جو ولادت مسیح سے ۵۸۶ سال قبل پیش آیا۔ یروشلم کی پہلی تباہی قرار دیا اور دوسری تباہی سے طیطوس رومی کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو رفع مسیح سے ۷۰ سال بعد واقع ہوا اس سے یہودیوں کی مکمل سیاسی شکست ہوئی۔'' ۴۰

چوتھی بربادی کے تقریباً ۶۵ سال بعد قیصر ہڈرین کے عہد میں یہودیوں کی پھر شامت آئی تقریباً پانچ لاکھ قتل ہوئے۔ بقیہ لوگ شہر سے نکالے گئے۔ رومیوں کو اس شہر میں بسایا گیا اور بیت المقدس کو مسمار کر کے وہاں ہل چلوا دیے گئے۔ پھر اس جگہ جیوپیٹرو دیوتا کا ایک مندر کھڑا کر دیا گیا اور کوہ کلوری پرونیس یوی کی مورت رکھ دی گئی۔ شہر تک کا نام بدل کر ایلیا رکھ دیا گیا۔ اس سلسلے میں تورات کی پانچویں تباہی واقع ہوئی۔ ۴۱

اس خوف ناک جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ رومیوں سے یہود کو یروشلم کے ویران کھنڈروں میں بھی آنے کی اجازت موقوف کر دی۔ صرف سال میں ایک دن جس روز (Titus) نے بیت المقدس مسمار کیا تھا۔ اجازت ملتی تھی کہ خداوند یہوداہ کے پیاروں کے بدبخت ناخلف آئیں اور قدس کی زمین کو خون کے آنسوؤں سے تر کریں۔ ۴۲

ابھی یہود کی ابتلاء اور آزمائش کا دور باقی تھا اور تورات کے حاملین نے اپنی سیاہ کاریوں، قتل انبیاء اور جا بجا ارتداد کی پاداش کے بہت سے قرض چکائے تھے اور انتقام سے بھرے اہل کفر کے ہاتھوں میں تورات کھیلتی رہی۔ للہذا ۴۰۰ء کے قریب رومیوں پر شمال کی جانب سے آتی ہوئی وحشی قوموں نے غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ قومیں بت پرست اور پرلے درجے کی وحشی تھیں۔ جہاں جہاں ان کا غلبہ ہوا مدرسوں، کتب خانوں، علم اور دین کے مکتوبات

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اورنوشتوں پر تباہیاں اور آتش زدگیاں اور بربادیاں نازل ہوتی گئیں ایک مدت تک ہر طرف تاریکی ہی تاریکی پھیلتی گئی۔ متذکرہ بالا وحشی قوم کے دورِ جہالت میں تورات پر چھٹی بربادی نازل ہوئی۔[۴۳]

تورات جو پہلے ہی اپنوں کے ظلم وستم کا شکار تھی قدم قدم پر آسمانی اور بیرونی حادثات کا سامنا کرتی چلی گئی۔ ابن حزم تورات اور حاملین تورات کے بارے میں لکھتے ہیں:

بنی اسرائیل میں سے کوئی بھی سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد بیت المقدس میں کبھی داخل نہ ہوا اور بنی یہودا اور بنی بنیامین میں بھی سوائے پانچ مومن بادشاہوں کے عہد کے اور کبھی بیت المقدس میں جمع نہ ہوئے...... اس مدت طویلہ میں جو کچھ کم چارسو برس تھی ہارونی کاہنوں میں بھی وہی کفر وفسق اور بت پرستی پھیل گئی جو دوسروں میں تھی......جس کی یہ حالت ہو اس پر کیسے اطمینان کیا جا سکتا ہے کہ یہ اس چیز میں تغیر نہ کرے گا...... پھر جب اس کا عمل بھی اس کتاب کے خلاف ہو تو وہ لامحالہ کتاب ہی کو اپنے عمل کے مطابق لائے گا۔[۴۴]

ان بے شمار تباہیوں کے بعد پھر ۶۱۳ء میں شاہ ایران خسرو پرویز نے یروشلم پر چڑھائی کر کے نوے ہزار آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ تمام گرجا گھروں اور متبرک مکانوں کو حتی المقدور ڈھا دیا اور اس طرح تورات عہدِ عتیق وعہدِ انجیل تباہ و برباد ہوگئیں۔[۴۵]

ان بربادیوں کو جو اغیار کی طرف سے ہوئیں ان کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے خود بھی اپنی کتب کو برباد کیا اور ان کی اس حرکت کو تورات کی آٹھویں اور بڑی تباہی و بربادی قرار دیا جا سکتا ہے۔

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ رقم طراز ہیں:

ان الیھود اعدموا نسخا کتبت فی المئة السابعة والثامنة لأنها کانت تخالف مخالفة کثیرة للنسخ التی کانت معتمدة عندھم ولذلک ما وصلت الی مصححی العھد العتیق النسخة المکتوبة فی ھاتین المئتین فبعدما اعدمت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بقيت النسخ التى كانوا يرضون بها فكان لهم مجال واسع للتعريف[٤٦]

دراسیات فی الادیان میں سعود بن عبدالعزیز نے تورات کی صحت ،حیثیت اور اس پر گزرنے والی تباہیوں پر نہایت عمدہ تبصرہ کیا ہے۔

(۱) وہ تورات جو موسیٰ کو دی گئی تھی اور لکھی ہوئی تھی وہ مفقود ہوگئی تھی اور یہی گمشدگی یا تو حضرت سلیمانؑ کے دور میں ہوئی یا اس کے بعد جلدی ہی ہوگئی تھی۔

(۲) یہودیوں کا یہ خیال کہ بادشاہ یوشیا کے زمانے میں انھوں نے تورات کو دوبارہ پا لیا لیکن یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جو بہت سے دلائل کا محتاج ہے تا کہ اس کی صحت کو تسلیم کیا جا سکے۔

(۳) اور یہ تورات جو بادشاہ یوشیا کے دور میں پائی گئی دوبارہ مفقود ہوگئی کیونکہ بیت المقدس کو خراب کر دیا گیا اور یہودیوں کو صعوبت قید اور جلا وطنی سے دوچار ہونا پڑا۔

(۴) یہودیوں کا یہ دعویٰ کہ عزراؑ نے ان کے لیے تورات کو دوبارہ لکھا تھا ایک انسانی عمل کے سوا کچھ نہیں کیونکہ یہودی نہ عیسائی اور مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تورات کو دو مرتبہ نازل کیا گیا ایک مرتبہ موسیٰ پر اور دوسری مرتبہ عزیر (عزراؑ) پر۔

(۵) عزرا علیہ السلام کی تورات کے بارے میں صحیح علم نہیں کہ وہ نسخہ کہاں چلا گیا۔ اس کے بعد جو سبعینہ نسخہ لکھا گیا تھا پتہ نہیں اس کا ترجمہ کس نسخے سے کیا گیا کیونکہ یہودیوں میں سے کوئی ایسا نہیں جو کہ آج تک یہ دعویٰ کر سکے کہ میں نے تورات زبانی یاد کی ہوئی ہے۔

(٦) نسخہ عبریہ جس کی نسبت نص ماسوری کی طرف کی جاتی ہے وہ بھی ایک لحاظ سے مترجم کتاب سے مختلف نہیں ۔

(۷) یونانی اور عبری نص جو کہ تورات اور عہد قدیم کی ہے۔ یہ دونوں ایک مصدر (کتاب) سے نہیں لی گئی بلکہ مختلف مصدروں سے لی گئی ہیں کیونکہ یونانی نسخے میں اسفار کی تعداد ۴٦ ہے۔ اور عبری ماسوریہ میں یہ تعداد ۳۹ (اسفار) ہیں۔ اس کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علاوہ دونوں نسخوں میں بہت اختلافات ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ دو مختلف مصدروں سے لی گئی ہیں۔ ۱۷

یہود کی اپنی زبان قدیم عبرانی تھی جو بابل سے مراجعت کے بعد آرامی میں بدل گئی اس پر مزید یہ کہ عہد نامہ عتیق کا جو پہلا ترجمہ ہوا وہ یونانی زبان میں تھا۔ پھر اس یونانی زبان سے دوبارہ عبرانی زبان میں ترجمہ ہوا جو ظاہر ہے متروک عبرانی زبان سے مختلف ہو گا۔ کیونکہ قدیم عبرانی زبان تو خود یہود بھلا یا ترک کر بیٹھے تھے۔ لہٰذا یہ عقدہ کھلا کہ اصل عبرانی عہد نامہ عتیق موجود نہیں بلکہ عبرانی تورات بھی محض ایک ترجمہ ہی ہے۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ استثناء، ۳۱:۲۴-۲۶　　۲۔ ملوک اول، ۹:۸

۳۔ محمد جمیل احمد، انبیائے قرآن، ۱۵۹/۳

٤۔ ملوك اول، ۱۲:۲۸-۳۰

۵۔ خلف محمد حسيني، اليهودية بيني المسيحية والاسلام، ص ۸۳

۶۔ Illustrated World Encyclopaedia, P.915

۷۔ سید نواب علی، تاریخ صحفِ سماوی، ص ۲۱

۸۔ ابن حزم، الملل والنحل، ۲۱۷/۱

۹۔ سید نواب علی، تاریخ صحفِ سماوی، ص ۲۲؛ خلف محمد حسيني، اليهودية بين المسيحية، ص ۲۳؛ Illustrated World Encyclopaedia, P.907

۱۰۔ ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، ۱۵۰/۱; A.R. Stedman, The Growth of Hebrew Religion, P.188

۱۱۔ حزقی ایل، ۷:۱-۲۷

۱۲۔ امیر احمد علوی، داستانِ زوال و تباہی بنی اسرائیل، ص ۲۱

۱۳۔ ابن حزم، الملل والنحل، ۲۱۶/۱

۱۴۔ سید نواب علی، تاریخِ صحف سماوی، ص ۲۲　　۱۵۔ ابن حزم، الملل والنحل ۲۲۰/۱

۱۶۔ Illustrated World Encyclopaedia, P.907

۱۷۔ سلاطین دوم، ۲۴:۱۰-۱۷؛ تواریخ، ۳۶:۱۳-۲۰؛ حزقی ایل ۱۶:۳۹،۴۰؛ ۳۹:۱-۹؛ نحمیاہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۸:۱مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں Encyclopaedia of Britanica, 9/14

۱۸۔ امیر احمد علوی، داستانِ زوال و تباہی بنی اسرائیل،ص ۵

۱۹۔ وھبة الزحیلی، التفسیر المنیر، ۱۲٦/٦

۲۰۔ ذوقی شاہ، کتب سماویہ پر ایک نظر،ص۱۰؛سعود بن عبدالعزیز دراسیات فی الادیان الیھودیة والنصرانیة،ص ۸۵

۲۱۔ ذوقی شاہ، کتب سماوی پر ایک نظر،ص ۱۰،۱۱

۲۲۔ الملل والنحل، ۲۲۳/۱

۲۳۔ American People's encyclopaedia, V.3, P. 420; E.H. Palmer, Chicago, 1960

۲۴۔ رحمت اللہ کیرانوی، اعجازِ عیسوی،ص ٦۹؛پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ ومطالعہ،ص ۲۱۴

۲۵۔ امیر احمد علوی، داستانِ زوال و تباہی بنی اسرائیل،ص ۵ Danial Rops, Jesus in his time, P.73;

۲٦۔ جمیل احمد ،انبیائے قرآن،۲۳۷/۳؛Baron and Blau, Judaism, P. 46؛پرویز، مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں،ص ۱۸

۲۷۔ عزرا،۱۴:۲۰-۲۲

۲۸۔ نحمیا، ۱۲:۸؛خلف بن عبدالعزیز دراسیات فی الادیان،ص ۸۷

۲۹۔ علامہ اسلم، تاریخ القرآن،ص ۱۰۲

۳۰۔ سلاطین دوم،۲:۲۵

۳۱۔ تواریخ ،۳٦:۱۹

۳۲۔ سید ذوقی شاہ، کتب سماوی پر ایک نظر،ص ۱۲؛آرچ ڈیکن برکت اللہ،صحت کتب مقدسہ،ص ۷۸

۳۳۔ The New Popular Encyclopaedia, 2/159

۳۴۔ تاریخ صحف سماوی،ص ۸۵

۳۵۔ سورۃ البقرۃ ۲:۱٤۰

۳٦۔ مکابین اول،۱:۵٦،۵۷

۳۷۔ رحمت اللہ کیرانوی، اعجازِ عیسوی،ص ۷۰

۳۸۔ سید نواب علی، تاریخ صحف سماوی،ص ۳۳؛پرویز، مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں،ص ۲۱

۳۹۔ سید ذوقی شاہ، کتب سماوی پر ایک نظر،ص ۱۴؛عبدالعزیز خلق،دراسیات فی الادیان،ص ۵۷

۴۰۔ حسن موہانی، استفسار، ۸۱

۴۱۔ سید نواب علی ،تاریخ صحف سماوی،ص ۲۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۲۔ سید ذوقی شاہ، کتب سماری پر ایک نظر،ص ۱۶

۴۳۔ ابن حزم، الملل والنحل، ۲۲۵/۱

۴۴۔ سید ذوقی شاہ، کتب سماوی پر ایک نظر،ص ۱۶

۴۵۔ ایضاً

۴۶۔ رحمت اللہ کیرانوی، اظہار الحق، ۴۹۶/۱

۴۷۔ عبدالعزیز خلف، دراسیات في الادیان،ص ۹۱،۹۲

☆☆☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.